بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد و جائے نماز میں جشن آزادی یا 23 مارچ کی تقریب کا انعقاد کرنے کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ غیر مسلم ممالک میں جہاں مسلمانوں کی تعداد کم ہے، وہاں مسجد اور جائے نماز کمیونٹی سینٹر کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں، کیا ان میں جشن آزادی کی یا 23 مارچ کو ملکی حوالے سے تقریب کا اہتمام کرنا درست ہے؟ اس میں ترانہ پڑھا جائے اور وطن کی محبت کے اوپر گفتگو ہو اور مدرسے کے بچے پرفارم بھی کریں۔

جواب

مساجد میں خالص دنیوی تقریب کا اہتمام کرنا جس میں دنیوی گفتگو، ہنسی مذاق وغیرہ ہو، یہ سراسر ناجائز ہے کہ یہ مسجد کو چوپال بنا دینا ہے جو کہ سخت ممنوع ہے، نیز مسجد دنیوی کاموں کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لیے بنائی گئی ہے۔ مزید یہ کہ اگر وہ تقریب لہو ولعب اور شور و غل پر مشتمل ہو تو یہ اور زیادہ قبیح ہے کہ یہ مسجد کی بے حرمتی ہے، حالانکہ مساجد میں اپنی آوازیں اونچی کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے اور اس میں دنیوی گفتگو کرنے کی تو سخت وعیدیں مروی ہیں۔

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ وہ جگہیں جو شرعاً مسجد قرار دی جا چکی ہیں، ان میں وطن اور ملک کے حوالے سے تقریب کا اہتمام کرنا اگر اس طور پر ہو کہ اس میں فی نفسہ خلاف شرع کوئی بات پائی جائے یا اس میں مسجد کے آداب کے خلاف امور شامل ہوں، مثلاً لغو باتیں، شور و غل یا لہو ولعب پر مشتمل ترانے اور نغمے وغیرہ، الغرض کسی بھی طرح سے مسجد کی بے حرمتی کا پہلو پایا جائے، تو اس کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی، نہ ایسی تقریب کا انعقاد کرنا، جائز ہے اور نہ ہی اس میں شرکت کرنا روا ہے۔ تاہم اگر اس موقع پر مسجد کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے ذکر و درود کی محفل کا انعقاد کیا جائے اور وعظ و نصیحت، نعمت پر شکر، اس کی قدر کی ترغیب اور سلامتی کی دعاؤں وغیرہ کا سلسلہ ہو، اگرچہ ضمناً دعائیہ اشعار بھی پڑھے جائیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کہ یہ بھی ذکر ہی کی صورت ہے، البتہ یہ خیال رہے کہ کسی نماز پڑھنے والے کے لیے یہ سب رکاوٹ نہ بنے۔ رہا جائے نماز پر ایسی تقریبات کا انعقاد کرنا تو اس کا حکم مسجد والا نہیں، لہذا اگر اس تقریب میں خلاف شرع کوئی بات نہ ہو تو وہاں اس کی اجازت ہے، جبکہ اس میں کسی دوسری وجہ سے ممانعت نہ ہو۔

لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ کسی دین دار، خوف خدا رکھنے والے، شریعت کے پابند اور مسجد کی تعظیم و حرمت کرنے والے کی سرپرستی میں ایسی تقریب ہو تو خلافِ شرع امور سے بچنے کی امید ہے، لیکن اگر ایسی سرپرستی نہیں، تو پھر دنیاداروں سے شریعت کی پابندی کی امید رکھنا سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں۔

سنن ابن ماجہ، مصنف عبد الرزاق، سنن الکبری للبیہقی اور کنز العمال وغیرہ میں ہے: "عن واثلة بن الأسقع، أن النبي صلى الله عليه و سلم قال: جنبوا مساجد كم صبيانكم و مجانينكم و شراء كم و بيعكم و خصوماتكم و رفع أصواتكم و إقامة حدود كم و سل سيوفكم "ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچوں سے، پاگلوں سے، خرید و فروخت سے، جھگڑوں سے، اپنی آوازیں اونچی کرنے سے، حدود قائم کرنے سے اور اپنی تلواریں سونتنے سے بچاؤ۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، جلد 1، صفحہ 247، حدیث 750، دار احیاء الکتب العربیۃ)

علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: "فيه دليل على أن المساجد لا يجوز فيها إلا ذكر الله والصلاة وقراءة القرآن بقوله: "وإنما هي لذكر الله" من قصر الموصوف على الصفة ولفظ الذكر عام يتناول قراءة القرآن وقراءة العلم ووعظ الناس "ترجمہ: حدیث پاک میں اس بات کی دلیل ہے کہ مساجد میں صرف اللہ کا ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت ہی جائز ہے؛ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک کہ "مساجد تو صرف اللہ کے ذکر کے لیے ہیں" موصوف کو صفت پر محدود کرنے کے باب سے ہے۔ اور لفظِ ذکر عام ہے، جو قرآن کی تلاوت کرنے، علم حاصل کرنے اور لوگوں کو وعظ کرنے کو شامل ہے۔ (عمدۃ القاري شرح صحیح البخاري، کتاب الوضوء، جلد 3، صفحہ 188، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "بلاشبہ اگر ان افعال (یعنی مسجد میں کھانے پینے سونے وغیرہ) کا دروازہ کھولا جائے تو زمانہ فاسد ہے اور قلوب ادب و ہیبت سے عاری، مسجدیں چوپال ہو جائیں گی اور ان کی بے حرمتی ہوگی، و کل ما ادی الی محظور محظور (یعنی ہر وہ شے جو ممنوع کا سبب بنے وہ خود ممنوع ہے۔)... **مسجد کو چوپال بنانا جائز نہیں۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 93 و 95 ملتقطاً، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ملک العلماء علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 587ھ/1191ء) لکھتے ہیں: "ان تعظيم المسجد واجب "ترجمہ: مسجد کی تعظیم و احترام کرنا واجب ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الحدود، جلد 7، صفحہ 60، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "وہ مسجد جس میں دنیا کی مباح باتیں کرنے کو بیٹھنا نیکیوں کو کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ فتح القدیر میں ہے: "الكلام المباح فيه مكروه يأكل الحسنات" (مسجد میں کلام مباح بھی مکروہ ہے اور نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ (ت)... امام ابو عبد اللہ نسفی نے مدارک شریف میں حدیث نقل کی کہ: "الحديث فى المسجد يأكل الحسنات كما تأكل البهيمة الحشيش" (مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔ (ت)) غمز العیون میں خزانۃ الفقہ سے ہے: "من تكلم فى المساجد بكلام الدنيا احبط الله تعالى عنه عمل اربعين سنة" جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے عمل اکارت فرما دے۔ أقول: و مثله لا يقال بالرائ (میں کہتا ہوں کہ اس قسم کی بات رائے اور اٹکل سے نہیں کہی جا سکتی۔ (ت)) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "سيكون فى اخر الزمان قوم يكون حديثهم فى مساجدهم ليس لله فيهم حاجة" رواه ابن حبان فى صحيحه عن ابن مسعود

رضی اللہ تعالی عنہ (یعنی) آخرزمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کریں گے اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔ (اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا۔ت) حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے: "کلام الدنیا اذا کان مباحا صدقا فی المساجد بلا ضرورۃ داعیۃ الی ذٰلک کالمعتکف یتکلم فی حاجتہ اللازمۃ مکروہ کراھۃ تحریم (ثم ذکر الحدیث و قال فی شرحہ) لیس للہ تعالی فیھم حاجۃ ای لا یرید بھم خیرا و انما ھم اھل الخیبۃ والحرمان والاھانۃ والخسران" یعنی دنیا کی بات جبکہ فی نفسہٖ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلا ضرورت کرنی حرام ہے، ضرورت ایسی جیسے معتکف اپنے حوائج ضروریہ کے لیے بات کرے، پھر حدیث مذکور ذکر کر کے فرمایا: معنیٔ حدیث یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہ کرے گا اور وہ نامراد و محروم وزیاں کار اور اہانت و ذلت کے سزاوار ہیں۔... اسی میں ہے: "وروی ان الملئکۃ یشکون الی اللہ تعالی من نتن فم المغتابین والقائلین فی المساجد بکلام الدنیا" یعنی روایت کیا گیا کہ جو لوگ غیبت کرتے ہیں (جو سخت حرام اور زنا سے بھی اشد ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں، ان کے منہ سے وہ گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور ان کی شکایت کرتے ہیں۔ سبحان اللہ! جب مباح و جائز بات بلاضرورت شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو حرام و ناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 16، صفحہ 311-313 ملتقطاً، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "مسجد میں شور و شر کرنا حرام ہے، اور دنیوی بات کے لیے مسجد میں بیٹھنا حرام اور نماز کے لیے جا کر دنیوی تذکرہ مسجد میں مکروہ۔" (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 112، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: "مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں، نہ آواز بلند کرنا جائز۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 648، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "مجلس میلاد مبارک کہ روایات صحیحہ سے ہو اور اشعار کہ پڑھے جائیں مطابق شرع مطہر ہوں اور الحان سے پڑھنے والے مرد غیر امرد ہوں، مسجد میں بھی جائز ہے کہ مساجد ذکر الہی کے لیے بنیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 123، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: "مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے، البتہ اگر وہ شعر حمد و نعت و منقبت و وعظ و حکمت کا ہو تو جائز ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 647، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1143ھ/1731ء) لکھتے ہیں: "يجوز الكلام المباح في الجبانة ومصلى الجنازة وفناء المسجد وهو ما اتصل به لأجل مصالحه وفي المدرسة التي يمنع أهلها الناس من الصلاة فيها لعدم كونها مسجدا ولو كان فيها محراب لأنها بيت للتدريس لا للصلاة والعرف يقضي بذلك وليس لهذه المواضع حكم المسجد إلا في جواز الاقتداء لا فيما سوى ذلك" ترجمہ: قبرستان، جنازہ گاہ اور فنائے مسجد میں، جو کہ مصالح مسجد کی خاطر مسجد سے متصل جگہ ہوتی ہے، مباح گفتگو کرنا جائز ہے، اور اُس مدرسے میں بھی (مباح بات چیت کرنا جائز ہے) جس کے منتظمین لوگوں کو اس

کے مسجد نہ ہونے کی وجہ سے اس میں نماز پڑھنے سے روکتے ہوں، اگرچہ اس میں محراب ہو؛ اس لیے کہ وہ تدریس کے لیے (بنایا گیا) گھر ہے نہ کہ نماز کے لیے اور عرف بھی اسی پر فیصلہ دیتا ہے۔ اور ان مقامات کے لیے مسجد کا حکم نہیں، سوائے وہاں اقتدا کے جائز ہونے کے معاملے میں، نہ کہ اس کے علاوہ دیگر احکام میں۔ (الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، جلد 4، صفحہ 234، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1148

تاریخ اجراء: 18 شوال المکرم 1447ھ/7 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net